تشحیذ الاذہان

بچوں اور بچیوں کا رسالہ

ربوہ (پاکستان)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

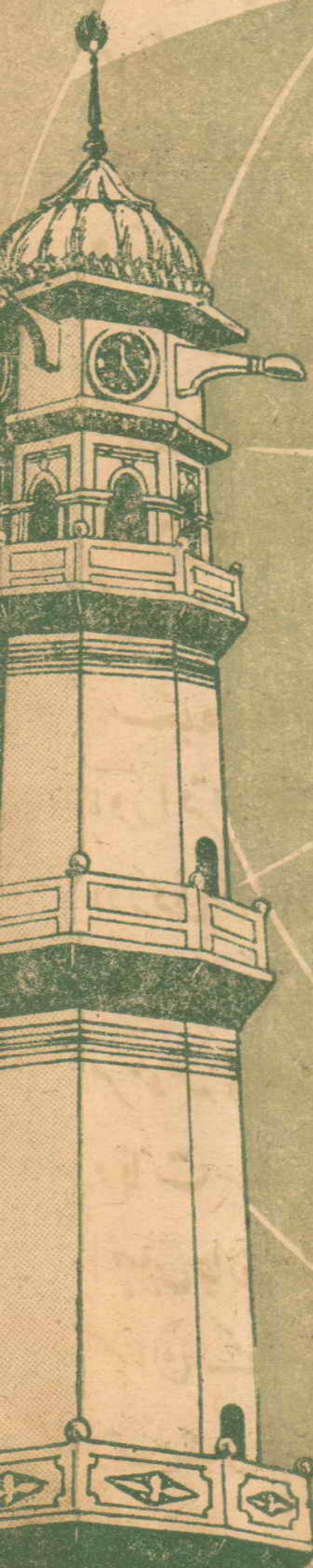

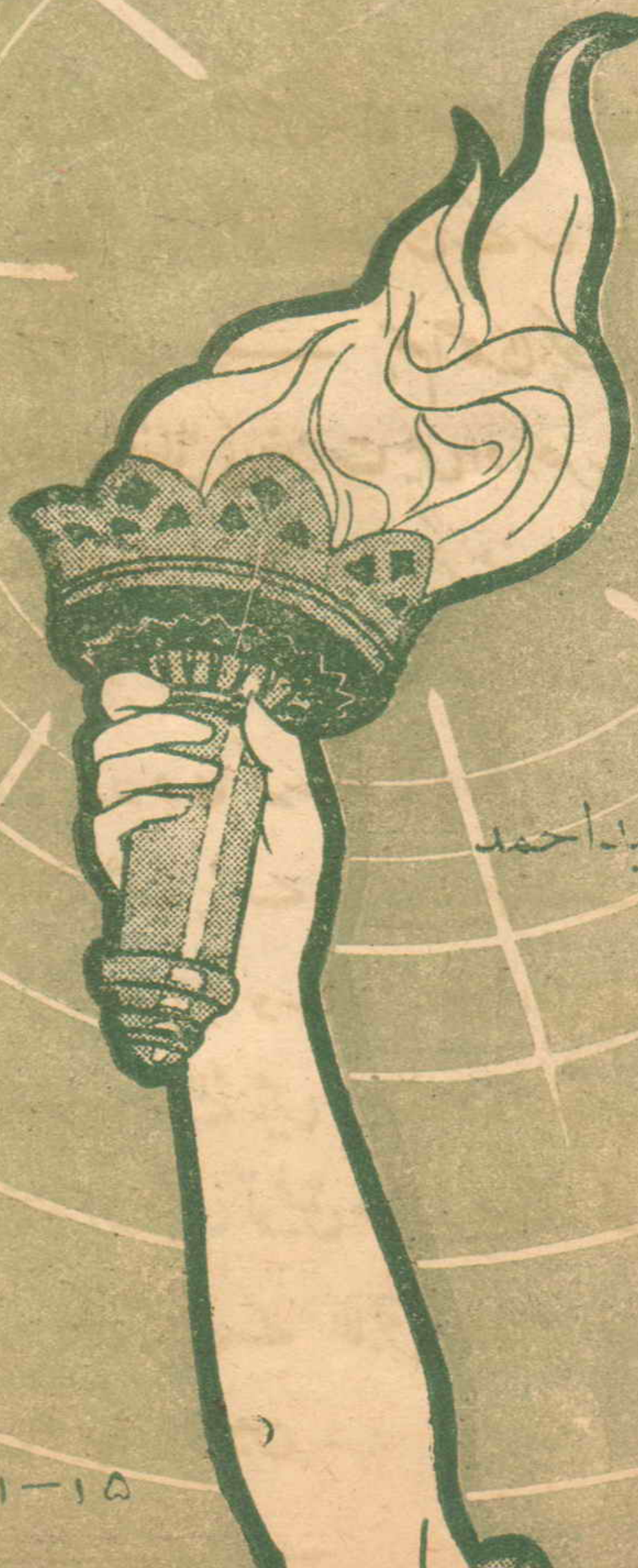

ایڈیٹر

شیخ خورشید احمد

نائب ایڈیٹر

ارشاد بشیر

۱۵-۱ اگست ۱۹۵۸

آہ حضرت امّی جانؓ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

تشحیذی بچے یہ خبر دلی رنج اور افسوس کے ساتھ سُن چکے ہوں گے۔ کہ مورخہ ۳۱ اگست کو صبح چھ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرم اول حضرت سیّدہ ام ناصر احمد صاحبہؓ مری میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت امّی جان مرحومہؓ بڑی بزرگ خاتون تھیں۔ جماعت کے بچوں کے ساتھ انہیں خاص طور پر بڑی محبت تھی۔ اور ان کے ساتھ وہ بہت شفقت کا سلوک فرمایا کرتی تھیں ——— ہم احمدی بچوں کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اور حضرت سیّدہ مرحومہؓ کے صاحبزادگان۔ ضعیف العمر والدہ۔ دیگر عزیزوں اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ گہری ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیّدہ مرحومہؓ کو جنت میں بڑے بلند درجات دے مرحومہ کی جدائی میں غمگین قلوب کو سہارا دے۔ اور ان کی وفات سے ہم جن برکات سے محروم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ انہیں جاری رکھنے کے سامان پیدا فرمائے۔ اور ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم ان کے نقشِ قدم پر چلیں اور ان کی خواہش کے مطابق اسلام اور احمدیت کی خدمت کر سکیں۔ آمین یارب العالمین۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	صفحہ
۱	حضرت سیدہ امی جان کی وفات	ٹائیٹل	
۲	ایڈیٹوریل	ایڈیٹر	۲
۳	ایک راز کی بات	حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴
۴	مجھے یاد ہے !	متفرق	۵
۵	انعامی کہانی کے جواب	ــــــ	۷
۶	حضرت مسیح موعود اور مہمان نوازی	مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی	۸
۷	ہجری شمسی مہینے (نظم)	محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل	۱۱
۸	دینار والی چوہیا	شمس النساء بیگم	۱۲
۹	ہم کو ہے تشحیذ پیارا (نظم)	لطیف احمد صاحب عارف	۱۴
۱۰	وطن کی خاطر	نعیم قدسی	۱۵
۱۱	تشحیذ الاذہان کی گرانقدر اعانت	ادارہ	۱۸
۱۲	چوہوں کی کانفرنس (نظم)	مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور	۱۹
۱۳	کچھ ہنس لیجئے	متفرق	۲۰
۱۴	جادو نے انتقام لیا !	محمد اسماعیل خاں	۲۲
۱۵	ایک بے کس بچہ (نظم)	ارشاد بشیر	۲۴
۱۶	دو پاؤنڈ کی ضرورت	امۃ الشکور کشور	۲۶
۱۷	قومی جھنڈا !	لطیف احمد صاحب عارف	۲۸
۱۸	حاصل مطالعہ	زین العابدین صاحب قادیان	۳۰
۱۹	مطالبات تحریک جدید پر انعام	چوہدری شبیر احمد صاحب	۳۱
۲۰	تحفہ (نظم)	لطف الرحمان صاحب نازؔ	۳۲
۲۱	وہ آگ میں کود پڑا !	رضیہ بیگم صاحبہ	۳۳
۲۲	پہیلیاں	سلمان مسعود	۳۵
۲۳	اطفال کا سالانہ اجتماع	ــــــ	۳۸
۲۴	مجالس اطفال کی مساعی کی رپورٹ	ــــــ	۴۰
۲۵	مضمون نگار بچوں کے لئے	ــــــ	ٹائیٹل

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ایڈیٹر
شیخ خورشید احمدؐ

پندرہ روزہ
تشحیذ الاذہان

نائب ایڈیٹر
ارشاد بشیر

نمبر ۷ ۵۵ | یکم و ۱۵ر اگست ۱۹۵۸ء | جلد دوم

چند خبریں

—— اس دفعہ ہم تمہیں بعض اہم جماعتی خبریں سناتے ہیں۔

۳۱ر جولائی کو احمدی بچوں کی مادرِ مہربان یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی حرم اوّل حضرت سیّدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا۔ وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یکم اگست بروز جمعۃ المبارک صبح سوا آٹھ بجے نماز جنازہ کے بعد آپ کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کراچی سے لے کر پشاور تک کی اکثر بڑی بڑی احمدی جماعتوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔

—— حضرت سیّدہ مرحومہ احمدی بچوں سے بڑی شفقت اور محبت کا سلوک فرماتی تھیں۔ ان کی خوشیوں میں شامل ہوتیں اور انہیں کامیاب اور پھلا پھولا دیکھ کر بڑی خوش ہوتی تھیں۔ احمدی بچوں کو چاہیئے کہ وہ حضرت سیّدہ مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

—— حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت گذشتہ ایام میں نقرس کی بیماری کی وجہ سے ناساز رہی ہے۔ ویسے بھی آپ کی صحت کمزور ہے۔ اور اب حضرت ام ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات کا صدمہ بھی سہنا پڑا۔ اس حالت میں بھی حضور رات دن اسلام کی تبلیغ اور اپنی جماعت کی بہتری کے لئے کام میں مصروف رہتے ہیں۔ پھر قرآن کریم کی تفسیر بھی حضور لکھوا رہے ہیں —— تشحیذی بچوں کو چاہیئے کہ ہر

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

نماز میں حضور کی صحت و عافیت کے لئے دعا کیا کریں۔ یاد رکھو اگر ہم خدا تعالیٰ کے نیک اور پیارے بندوں کے لئے دعائیں کریں گے تو اللہ میاں ہماری ضرورتوں کو آپ پورا کرے گا اور ہماری دعاؤں کو قبول کرنے اور ہمیں کامیاب کرنے کے سامان مہیا فرمائے گا ــــ بشرطیکہ ہم دعا کے ساتھ ساتھ محنت اور کوشش بھی کریں۔

ــــ تمہیں معلوم ہوگا کہ ہماری جماعت کا اصل مقصد اور کام یہ ہے کہ ہم دنیا میں اسلام کو پھیلائیں۔ اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو قائم کریں۔ اس کام کو پورا کرنے کیلئے ہمارے مبلغ اپنے بچوں اور عزیزوں سے دُور دنیا کے بہت سے ملکوں میں گئے ہوئے ہیں اور کئی سالوں تک تبلیغ کرنے کے بعد واپس آتے ہیں ــــ صرف پچھلے ایک ماہ میں ہمارے دو مبلغ ربوہ سے بیرونی ممالک کو روانہ ہوئے ہیں اور تین مبلغ واپس تشریف لائے ہیں۔ ہمارے انگریز احمدی بھائی مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ چند ماہ ربوہ میں رہنے کے بعد ٹرینیڈاڈ میں تبلیغ کرنے کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ اور سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا تشریف لے گئے ہیں اور صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم اے، مکرم مسعود احمد صاحب بی اے اور قاضی مبارک احمد صاحب مغربی افریقہ سے واپس آئے ہیں۔

یہ مبلغ بڑے خوش قسمت ہیں کہ انہیں حضور کی زیر ہدایت تبلیغ اسلام جیسا مقدس کام کرنے کی توفیق ملی ہے۔ تم میں سے ہر ایک کو ان کے کام پر رشک کرنا چاہیئے اور ابھی سے اپنے دل میں یہ پختہ ارادہ کر لینا چاہیئے کہ ہم نے بھی بڑے ہو کر اسلام اور احمدیت کا مبلغ بننا ہے اگر تم اپنے اس ارادے پر مضبوطی سے قائم رہے اور ہمت اور محنت سے علم حاصل کرنے میں لگے رہے تو انشاء اللہ وہ دن دُور نہیں جب تم بھی یورپ۔ امریکہ اور افریقہ جا کر اسلام اور احمدیت کا جھنڈا بلند کر رہے ہو گے۔ اور تمہارے والدین اور بزرگ تم پر فخر کرینگے کہ تم اسلام کے بہادر سپاہی ثابت ہوئے ہو۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ایک راز کی بات

(فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اے میرے دوستو! اب میری اک آخری وصیت کو سنو! اور ایک راز کی بات کہتا ہوں۔ اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں۔ پہلو بدل لو۔ اور عیسائیوں پر ثابت کردو کہ درحقیقت مسیح ابن مریمؑ ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے۔ جس میں فتح یاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی رگوئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع کرو۔ حضرت مسیح ابن مریمؑ کی وفات پر زور دو۔ اور پُر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کردو۔ جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کردو گے اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کردو گے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو۔ ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے۔ اور وہ یہ کہ اب تک مسیح ابن مریمؑ آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کردو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو۔ کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔

خدا تعالیٰ نے میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریمؑ فوت ہو چکا ہے۔

(مرسلہ مودودہ طلعت)
راولپنڈی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مجھے یاد ہے!

حسن اتفاق

قریباً تین سال کا عرصہ ہوا کہ ہمارے گاؤں کے قریب ایک دوسرے گاؤں میں ایک مخلص احمدی خاتون وفات پاگئیں مرحومہ اپنے گاؤں میں اکیلی احمدی تھیں ان کے سب ورثاء اور رشتہ دار غیر احمدی تھے جب وہ فوت ہوئیں تو ان کے غیر احمدی رشتہ داروں نے ہمارے گاؤں کے ایک غیر احمدی عطاء اللہ چیمہ کو بھی بلا بھیجا اتفاق سے ہمارے گاؤں میں ایک احمدی دوست بھی بالکل اسی نام کے (یعنی عطاء اللہ چیمہ) رہتے تھے۔ جب پیغام لانے والا آدمی ہمارے گاؤں آیا تو وہ دریافت کرتے کرتے ہمارے احمدی بھائی چوہدری عطاء اللہ چیمہ صاحب کے پاس آگیا اور کہا کہ فلاں خاتون وفات پاگئی ہیں اور وہ جنازہ میں شرکت کیلئے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم سب احمدی دوست چھوٹے بڑے مذکورہ چک میں پہنچ گئے مرحومہ کے غیر احمدی رشتہ دار ہمیں دیکھ کر حیران رہ گئے۔ لیکن انہوں نے ہم سے کسی قسم کی تفصیل نہ پوچھی۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ شاید مرحومہ کی اکلوتی بیٹی نے (جو کہ سب رشتہ داروں کو عزیز تھی) انہیں جنازہ کے لئے بلوایا ہے۔ دوسری طرف ہمیں بھی قطعاً علم نہ تھا کہ ہم غلطی سے آگئے ہیں۔ ہم سمجھتے تھے کہ ہم کو صرف مرحومہ کے احمدی ہونے کی وجہ سے ہی جنازہ کے لئے بلایا گیا ہے۔

جنازہ گاؤں کے قبرستان میں لے جایا گیا۔ ہمارے ساتھ اور رشتہ دار بھی گئے اور ہم نے جنازہ پڑھا۔ غیر احمدی رشتہ دار بھی ہمارے ساتھ شامل

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ہوئے پھر تدفین بھی ہم نے مل کر کی۔ اور دعا کر کے قبرستان سے واپس مرحومہ کے گاؤں میں آئے۔ عین اس وقت جب ہم اپنے گاؤں کو واپس روانہ ہونے والے تھے۔ پیغام لانے والے کی غلطی کی حقیقت کھلی۔

بہرحال اس غلطی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ایک احمدی خاتون کے جنازہ میں ہمیں شریک ہونے کی توفیق دے دی۔ ورنہ شاید ہمیں ان کے انتقال کی خبر بھی نہ ہوتی ۔ (محمد مسلمان اختر چک ۳۵ جنوبی سرگودہا)

پیٹ کی تکلیف

ایک دفعہ میں ریل میں سفر کر رہا تھا۔ گاڑی کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ ایک شخص نے میری شکل و شباہت سے یہ خیال کر کے کہ حکیم ہوں۔ اپنا بازو بڑھا کر کہا کہ میری نبض دیکھیں۔ میں نے نبض پر ہاتھ دھرا گھڑی ہاتھ میں لے کر نبض کی حرکت گنی۔ تو وہ درست تھی۔ میں نے کہا کہ کیا تکلیف ہے۔ کہنے لگا۔ کہ پیٹ میں تکلیف ہے۔ میں نے کہا قبض ہو گی۔ اس پر اس نے قہقہہ لگایا اور کہنے لگا کہ واہ صاحب! آپ اچھے طبیب ہیں۔ میں تو چوبیس گھنٹے کے فاقہ سے ہوں۔ اور آپ قبض بتا رہے ہیں۔ یہ سن کر میں نے اپنی ٹوکری سے کھانا نکال کر پیش کر دیا۔ تو اس نے پھر ایک اور قہقہہ لگایا۔ اور کہا۔ کہ اب آپ نے میری اصل بیماری معلوم کر لی ہے چنانچہ اس نے کھانا شروع کر دیا۔ اس پر مجھے بھی ہنسی آگئی اور باقی ہم سفر بھی ہنسنے لگے۔ اس شخص کی بے تکلفی مجھے ابھی تک یاد ہے۔ (فضل الدین پنشنر اور سیر کرشنا نگر لاہور)

بوجھیئے تو میں کیا ہوں؟

میں ایک عام کھانے کی چیز ہوں۔ اگر میرے پیر کاٹ دیئے جائیں تو میں ایک خاص کھانا ہوں۔ اگر میرا سر کاٹ دیا جائے تو میں ایک بہت قیمتی چیز ہوں۔ اگر میرا سر اور پیر دونوں کاٹ دیئے جائیں تو میں پنجاب کی مشہور تاریخی عورت ہوں بتایئے تو بھلا کہ میں کیا ہوں (غیاث الدین ربوہ) (جواب ص۱۸ پر)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مدیر ماہنامہ خالد ربوہ ضلع جھنگ پاکستان ۱۹۶۵ء

انعامی کہانی کے جواب

گذشتہ پرچہ میں "ایک حکیم اور حاسد" کی جو انعامی کہانی لکھی گئی تھی۔ اس کے جواب مندرجہ ذیل بچوں کی طرف سے موصول ہوئے ہیں۔

---

(۱) مرزا محمد نعمان ربوہ (۲) حمید احمد ایاز کرشن نگر لاہور (۳) امیر احمد پیر کوٹی ربوہ (۴) محمد سلمان اختر چک ۳۵ جنوبی سرگودہا (۵) طاہر محمود خاں ترجیل گنج مغلپورہ لاہور (۶) ناصر احمد صدیقی میانی ضلع سرگودہا (۷) رشید بیگم ہلال پور (۸) بشریٰ شاہین ملتان (۹) نذیر احمد باجوہ چک ۳۲ جنوبی سرگودہا (۱۰) خواجہ منیر احمد کوٹ مومن ضلع سرگودہا (۱۱) شمیم اختر گنج مغلپورہ لاہور (۱۲) امتہ الشکور کشور ربوہ۔ محمد احمد قمر میرپور خاص

یہ خوشی کی بات ہے کہ بچوں نے اس مقابلہ میں بڑی دلچسپی لی ہے۔ بہت سے بچوں نے کافی تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ اس کہانی سے کیا کیا سبق حاصل ہوتے ہیں۔ بچوں کو تشحیذ میں درج شدہ ہر کہانی پر غور کرکے یہ سوچنا چاہیئے کہ اس سے کیا سبق ملتا ہے۔

اس مقابلہ میں طاہر محمود خاں ترجیل ولد عبد القدیر صاحب عاصم گنج مغلپورہ لاہور کے جواب کو بہترین قرار دیا گیا ہے۔ عزیز طاہر محمود کو عنقریب انعام بھیج دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

ایک خط:۔ رسالہ تشحیذ الاذہان ملا۔ بہت ہی پُر لطف کہانیاں اور نصیحت آموز مضامین تھے۔ جنہیں پڑھ کر دل بہت خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس رسالے کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین (مسرت اسلام جماعت ہفتم کراچی)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مہمان نوازی

(شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی - لاہور)

مہمان نوازی ایک ایسی اعلیٰ صفت ہے جس کا اسلام نے تاکیدی حکم دیا ہے۔ لیکن اکثر لوگ مہمانوں سے ساتھ اس تعظیم و تکریم سے پیش نہیں آتے جو ان کا حق ہے۔ اگر ان کے ہاں کوئی مہمان آجائے تو سمجھتے ہیں کہ ان پر بہت بڑی مصیبت نازل ہوگئی ہے۔ اور کوشش کرتے ہیں کہ جسقدر جلد یہ مصیبت ان سے ٹل جائے اچھا ہے۔ کئی لوگ تو مہمان کے ساتھ بداخلاقی کا سلوک کرنے اور ان سے سخت اور تند باتیں کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ اگر مہمان کی طرف سے کوئی بات ایسی پیش آجائے جو ان کی طبیعت کے خلاف ہو۔ تو ان کی تیوری پر فوراً بل آجاتے ہیں۔ اور مہمان بیچارہ شرمندہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ لیکن یہ تمام باتیں خلافِ اسلام اور خلافِ اخلاق ہیں۔ اور اسلام نے ان باتوں کو سختی سے روکا ہے۔ ہم تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند واقعات سناتے ہیں جن سے تمہیں معلوم ہوگا کہ حضورؑ مہمانوں سے کس قدر خاطر مدارت سے پیش آتے تھے اور حضورؑ کا سلوک مہمانوں سے کیسا اعلیٰ ہوتا تھا۔

تم نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا نام ضرور سنا ہوگا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت پیارے صحابی تھے اور ہر ہفتہ لاہور سے جہاں وہ ملازم تھے قادیان آیا کرتے تھے۔ جب تک وہ قادیان میں رہتے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

حضورؓ ان کی بے حد خاطر کرتے تھے اور جب وہ واپس جاتے تو ان کے ساتھ کھانا ضرور کر دیا کرتے تھے تا راستے میں تکلیف نہ ہو۔ ایک مرتبہ جب مفتی صاحبؓ واپس جانے لگے تو حضورؓ نے حسبِ معمول ان کے لئے کھانا منگوایا۔ جو خادم کھانا لایا وہ یونہی کھلا لے آیا۔ حضورؓ نے دیکھ کر فرمایا۔ "مفتی صاحب یہ کھانا اپنے ساتھ کس طرح لے جائیں گے۔ اچھا میں انتظام کرتا ہوں"۔ یہ کہہ کر حضورؓ نے اپنے سر سے پگڑی اتاری اور اس میں سے ایک گز کا ٹکڑا پھاڑ کر اس میں کھانا باندھ دیا۔

اسی طرح ایک مرتبہ مفتی صاحبؓ قادیان آئے اور مسجد مبارک میں جا کر حضورؓ کو اپنے آنے کی اطلاع کرائی۔ حضورؓ باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ "مفتی صاحب! آپ آگئے۔ اچھا میں آپ کے لئے کھانے کا انتظام کرتا ہوں" یہ کہہ کر حضورؓ اندر تشریف لے گئے۔ مفتی صاحبؓ نے خیال کیا کہ حضورؓ کسی خادمہ کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ لیکن تھوڑی دیر میں کیا دیکھتے ہیں کہ حضورؓ خود کھانا لئے چلے آ رہے ہیں۔ وہ کھانا آپؓ نے مفتی صاحبؓ کے آگے رکھ دیا اور فرمایا "مفتی صاحب! کھانا شروع کیجئے میں پانی لایا"۔ یہ کہہ کر بغیر جواب کا انتظار کئے دوبارہ اندر تشریف لے گئے۔ اور ایک ہاتھ میں گڑوی اور دوسرے ہاتھ میں گلاس لے کر آئے۔ مفتی صاحبؓ بے حد شرمندہ ہوئے اور عرض کیا کہ حضورؓ نے بے حد تکلیف اٹھائی۔ کسی خادمہ کے ہاتھ کھانا بھیج دیا ہوتا۔ حضورؓ نے فرمایا "آپ میرے مہمان ہیں اور مجھے ہی آپ کی خدمت کرنی چاہیئے"۔ حضورؓ کی زبان سے یہ الفاظ سن کر مفتی صاحبؓ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ اور بعد میں بھی جب کبھی مفتی صاحبؓ یہ واقعہ بیان کرتے تھے تو ان کی آنکھوں سے آنسو نکل آتے تھے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی مولوی محمود الحسن صاحب دہلوی تھے۔ جو پٹیالہ میں ملازمت کرتے تھے۔ تنخواہ بہت تھوڑی تھی۔ اور گھر کا گزارہ بہت مشکل سے چلتا تھا۔ غذا کافی نہ ملنے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے تھے۔ ایک مرتبہ وہ قادیان آئے۔ کچھ دن ٹھہر کر واپس جانے لگے اور حضورؑ سے اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا "اتنی جلدی؟ ابھی کچھ روز اور ٹھہریئے"۔ انہوں نے عرض کیا "حضور! میں بیمار ہوں۔ میرا سینہ کمزور ہے ڈر ہے کہ کہیں مرض بڑھ نہ جائے اس لئے جلدی واپس جانا چاہتا ہوں"۔ حضورؑ نے فرمایا "اچھا ہم یہیں آپ کا علاج کرتے ہیں"۔ یہ کہہ کر خادم کو بلوایا اور حکم دیا کہ مولوی صاحب کے لیے چوزے کی یخنی تیار کرو اور ہر روز انہیں ایک چوزے کی یخنی دیا کرو۔ چنانچہ ان کے لئے روزانہ چوزے کی یخنی تیار ہونے لگی اور چند ہی روز میں ان کا چہرہ سرخ و سفید ہو گیا۔ جب پٹیالہ واپس آئے تو نہایت چاق و چوبند۔ دوست دیکھ کر حیران ہو گئے۔ دریافت کیا تو انہوں نے سارا ماجرا کہہ دیا۔

ایک مرتبہ رات گئے ایک مہمان آ گیا۔ کوئی چارپائی خالی نہ تھی سب لوگ سو رہے تھے۔ حضورؑ کو اطلاع ہوئی۔ آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ "ذرا ٹھہریئے۔ میں ابھی آپ کے لئے چارپائی کا انتظام کرتا ہوں"۔ یہ کہہ کر حضورؑ اندر تشریف لے گئے اور دیر تک نہ آئے۔ مہمان نے خیال کیا کہ شاید حضورؑ کو چارپائی بھجوانے کا خیال نہیں رہا۔ اس نے ڈیوڑھی میں جھانکا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک صاحب چارپائی بُن رہے ہیں اور حضرت اقدسؑ دیا ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں۔ تھوڑی دیر میں چارپائی بُنی گئی۔ حضور اسے لے کر باہر تشریف لائے اور فرمایا "معاف کیجئے۔ چارپائی لانے میں دیر ہو گئی"۔ اور مہمان مارے ندامت کے پانی پانی ہو رہا تھا کہ میں نے بے وقت حضورؑ کو تکلیف دی۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ہجری شمسی مہینے

(از مکرم و محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

حضرت قاضی اکمل صاحب جماعت احمدیہ کے پرانے اہل قلم بزرگوں میں سے ہیں۔ تشحیذ کے پہلے دور میں کئی سال تک آپ اس کے ایڈیٹر رہے ہیں۔ ہمیں توقع ہے کہ آپ آئندہ بھی تشحیذ کو نوازتے رہیں گے۔ (ادارہ)

جنوری صلح[1] فروری تبلیغ[2]
ماہ مارچ امان[3] کو لایا
اپریل کا مہینہ جب آیا
تو شہادت[4] کا نام ہے پایا
مئی ہجرت[5] ہے جون ہے احسان[6]
اور جولائی میں وفا[7] آیا
ہیں اگست و ظہور[8] ہم معنے
اور ستمبر تبوک[9] کہلایا
اکتوبر اخاء[10] سے مطلب ہے
بھائی بندی کا راز سمجھایا
پھر نبوت[11] ہے نومبر سے
اور دسمبر کو فتح[12] فرمایا

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

دینار والی چوہیا

(شمس النساء بیگم - ربوہ)

ایک دفعہ ایک بہت بڑے بزرگ کچھ مالی تنگی میں مبتلا ہو گئے۔ کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا تو وہ ویسے ہی گناہ سمجھتے تھے کیونکہ اسلام نے بھیک مانگنے سے منع کیا ہے۔ ذریعۂ معاش قلمی کتابیں اور قرآن مجید لکھنا تھا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ کہیں سے کوئی آمد نہ ہوئی۔ جس کی وجہ سے ان پر فاقوں کی نوبت آگئی۔ بڑی پریشانی پیدا ہوئی مگر اس حالت میں بھی انہوں نے خدا پر توکل کرنے کے سوا کسی شخص کو اپنی اس حالت سے آگاہ نہ کیا۔ اللہ تعالےٰ نے بھی ان کے اس اخلاص اور توکل کی قدر کی اور ایک چوہیا کے ذریعہ ان کی مشکل کو دور فرمایا۔ اور وہ اس طرح کہ انہی دنوں یہ بزرگ ایک رات بیٹھے چراغ کی روشنی میں کچھ لکھ رہے تھے۔ کہ دو چھوٹی چوہیاں ان کے قریب آکر ادھر ادھر پھدکنے لگیں۔ جس کی وجہ سے ان کے لئے کام کرنا مشکل ہو گیا۔ تنگ آکر انہوں نے پاس پڑا ہوا ایک طشت اٹھا کر ان چوہیوں پر دے مارا جس کے نیچے ایک چوہیا پھنس گئی۔ دوسری چوہیا نے جب

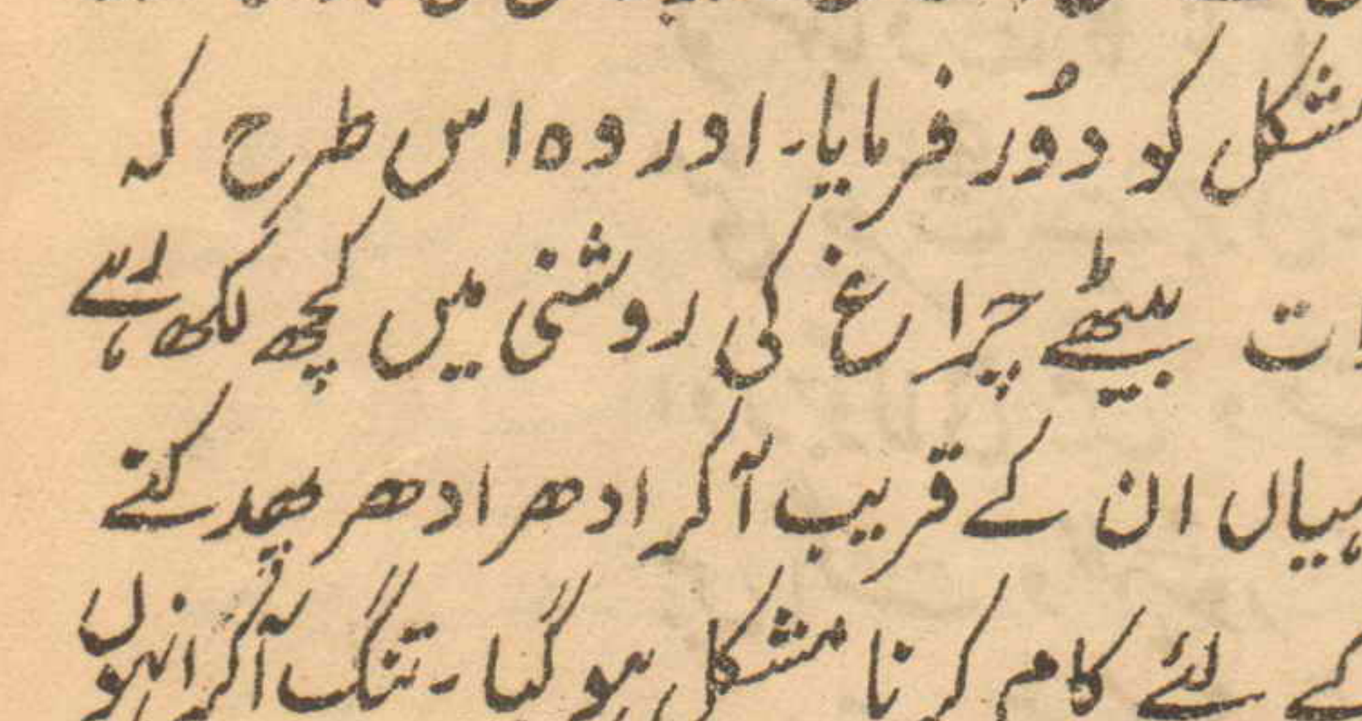

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اپنی ساتھی چوہیا کو طشت کے نیچے قید پایا تو بہت پریشان ہوئی اور طشت پر سر مار مار کر اپنے رنج اور غم کا اظہار کرتی رہی اس کے بعد اپنے بل میں جا گھسی اور تھوڑی دیر کے بعد ایک دینار منہ میں پکڑے واپس آئی اور دینار کو بزرگ کے قدموں میں ڈال کر خود طشت کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔ بزرگ چوہیا کے اس عمل پر بہت حیران ہوئے مگر خاموشی سے اپنے کام میں مصروف رہے کچھ دیر بعد چوہیا پھر اٹھی اور اپنے بل میں سے ایک اور دینار اپنے منہ میں اٹھا لائی اور اسے بھی پہلے دینار پر لا کر رکھ دیا۔ بزرگ کی حیرت اور بھی بڑھ گئی مگر اپنے کام میں مصروف رہے کبھی کبھی چوہیا پر بھی نظر ڈال لیتے۔ چوہیا نے ایسا ہی عمل نو دس بار کیا اور ہر بار دینار لا کر رکھنے کے بعد کچھ دیر اس امید میں طشت کے قریب بیٹھی رہی کہ شاید بزرگ اس کی ساتھی چوہیا کو دیناروں کے بدلہ میں چھوڑ دینگے۔ مگر بزرگ قدرتِ خداوندی کے اس تماشہ کی انتہا دیکھنا چاہتے تھے اس لئے خاموش رہے آخر جب چوہیا کے سارے دینار ختم ہو گئے تو وہ ایک خالی ٹوٹا اپنے بل سے اٹھا لائی۔ اور اُسے بھی لا کر ان دیناروں پر جو دس کے قریب تھے رکھ دیا۔ اس پر اُس بزرگ انسان نے سمجھ لیا کہ اب چوہیا کے پاس کوئی دینار باقی نہیں رہا۔ اور طشت اٹھا دیا۔ اور اس کی ساتھی چوہیا کو آزاد کر دیا۔ دونوں چوہیوں نے بزرگ کی طرف دیکھ کر زبانِ حال سے ان کا شکریہ ادا کیا اور خوشی سے اچھلتی کودتی اپنے بل میں چلی گئیں اور اپنی دانشمندی کا ثبوت چھوڑ گئیں۔

بزرگ اللہ تعالےٰ کی چوہیا کے ذریعہ کی گئی امداد پر حیران رہ گئے۔ سجدۂ شکر بجا لائے اور ان دیناروں کو اپنے استعمال میں لائے۔

(ماخوذ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ہم کو ہے تشحیذ پیارا!

(لطیف احمد عارف)

☆ سب سے اچھا سب سے نرالا
نیلے پیلے ٹائیٹل والا!
مشعل کی ضَو سے ہے اُجالا
اور مینار کا بول ہے بالا
اچھا اچھا راج دلارا
ہم کو ہے تشحیذ پیارا

☆ ننھے منّے قصّے اس کے
دل کو لبھانے والے سب کے
نظمیں دیکھو رنگ رنگیلی
میٹھی پیاری اور سجیلی
پڑھ کے دیکھو اسے خدارا!
ہے تشحیذ کا نام پیارا

☆ ریوہ سے یہ آتا ہے
کیا من کو بھاتا ہے
کام ہے اس کا علم سکھانا
بچوں کو با ادب بنانا
یہی ہے نصب العین ہمارا
ہم کو ہے تشحیذ پیارا

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

وطن کی خاطر

نعیم قدسی

(قسط اوّل)

حیدر کے باپ کو مرے ۱۶ برس گذر چکے تھے۔ وہ ملک کے لئے ایک عظیم قربانی دے کر شہید ہوا تھا۔ ماں پہلے ہی داعئ اجل کو لبیک کہہ چکی تھی اب حیدر اس دنیا میں اکیلا تھا۔

جنگ کے شعلے ملک میں پھر بھڑکے اور انہوں نے دیکھتے دیکھتے سارے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس نازک وقت میں ملک کو ایسے جوانوں کی ضرورت تھی جو وطن کے لئے اپنے خون پانی کی طرح بہانے کی ہمت رکھتے ہوں۔ جو موت کے بھیانک منہ میں ہنستے مسکراتے کود پڑیں۔ ایسے جوانوں میں حیدر کا نام سرِفہرست تھا۔ اس کی رگوں میں ایک مجاہد باپ کا خون تھا۔ حیدر کو فوج میں لے لیا گیا۔

لڑائی شباب پر تھی۔ زخمیوں کی چیخ و پکار سے دل دہلے جاتے تھے۔ گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور توپوں کی گھن گرج سے فضا گونج رہی تھی۔ معصوم بچے دہشت کے مارے اپنی ماؤں کی چھاتیوں سے چمٹے ہوئے تھے۔ وہ تھوڑی دیر کے لئے دہشت زدہ نظروں سے خلا میں گھورتے اور پھر دھماکے کی آواز پر چیخ مار کر گودیوں میں منہ چھپا لیتے۔

ایک ایسی ہی بھیانک رات کا واقعہ ہے۔ حیدر کیمپ کے آگے ڈیوٹی پر کھڑا تھا۔ موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ دن بھر کے تھکے ماندے سپاہی نیند سے بوجھل پلکیں بند کئے ستا رہے تھے۔ کبھی کبھی اِکّا دُکّا گولیوں کی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

آواز سناٹے کو چیرتی ہوئی دُور تک پھیل جاتی اور اس کے بعد پھر وہی بارش کی آواز، بھیانک و سنسان تاریکی۔ اچانک بجلی زور سے چمکی دُور پہاڑیوں میں گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ پرے کہیں بجلی گری تھی۔ دل لرز اٹھے اس کی آواز سُن کر۔ لیکن حیدر اس طوفان میں بھی اس چٹان کی طرح کھڑا تھا۔ جس سے حوادث کی موجیں ٹکرا کر واپس مڑ جاتی ہیں۔

آنے والا کیمپ کی پشت کی طرف سے آیا تھا۔ "کون ہے" حیدر نے کڑک کر پوچھا۔ لیکن پھر پہچان کر ایڑی بجائی اور فوجی سلیوٹ کیا۔ یہ اس فوج کا کمانڈر تھا۔ "کیسے تکلیف کی.....؟" حیدر نے پوچھا۔ کمانڈر کے چہرے سے تھکن اور پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اُسنے پیچھے مڑ کر ایک بھرپور نگاہ حیدر پر ڈالی۔

"دشمن بڑھ رہا ہے"۔ کمانڈر نے کہنا شروع کیا۔ پوری کوشش اور ہمت سے کام لے کر بھی شاید ہم کامیاب نہ ہو سکیں۔ ٹیلیفون کی تار بھی کٹ گئی ہے۔ یہ بہت بُرا ہوا ہے۔ ہم اپنے ہیڈ کوارٹر کو کوئی پیغام بھی تو نہیں دے سکتے"! اس کی آواز بھرا گئی۔

"واقعی یہ بہت بُرا ہوا"۔ حیدر بڑبڑایا۔ دفعتہً اس کی آنکھوں میں ایک خاص چمک پیدا ہو گئی۔ وہ چمک جو پتہ دیتی ہے کہ انسان زندگی اور موت کی پرواہ کئے بغیر کوئی فیصلہ کر چکا ہے۔ "میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ میں تار جوڑ دونگا" حیدر نے دبے ہوئے جوش کے ساتھ کہا۔ "تم!"۔ "تم؟؟" کمانڈر کو شاید اپنے کانوں پر اعتبار نہیں آ رہا تھا۔ اس کے نزدیک اس بھیانک رات میں کوئی آدمی اکیلا یہ کام کرنے کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتا تھا۔ "جی ہاں"۔ ..... حیدر نے ایک پُرعزم لہجے میں کہا۔ "میں یہ کام کر دوں گا"۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

"کچھ آدمی اپنے ساتھ لے لو"۔۔۔۔۔

"جی نہیں میں اکیلا ہی کافی ہوں"۔

حیدر کمانڈر سے اجازت لے کر فلیٹ بوٹ پہن کر تیار ہو گیا۔ پہاڑی کے دامن میں چلتا چلتا وہ ایک پہاڑی نالے پر جا رکا۔ نالے کے ساتھ ساتھ وہ مشرق کی طرف مڑ گیا۔ چاروں طرف خوفناک تاریکی تھی۔ تند ہوا میں درخت جب ہلتے تو یوں معلوم ہوتا۔ گویا ہزاروں بھوت اپنے بازو پھیلائے ہوئے ناچ رہے ہوں۔ کبھی بجلی چمکتی تو کچھ دیر کے لئے آس پاس کی چیزیں روشن ہو جاتیں اور پھر وہی گہری ہیبتناک تاریکی پھیل جاتی۔ اس ڈراؤنے ماحول میں ایک شخص زندگی اور موت سے بے نیاز ہشیاری سے قدم بڑھاتا چلا جا رہا تھا۔ یہ حیدر تھا۔

نالے پر کوئی پل نہیں تھا۔ اور اگر تھا بھی تو بارش کی وجہ سے ٹوٹ کر بہہ گیا تھا۔ نالہ پتھروں سے سر پٹختا، لہریں اور بھنور پیدا کرتا تیزی سے بہہ رہا تھا پل کی تلاش کی بے سود کوشش کے بعد تھک کر حیدر نے جوتے اتارے اور نالے میں گھس گیا۔ اچانک ٹھنڈ کی ایک تیز لہر اس کی ہڈیوں تک میں دوڑ گئی۔ پانی اس قدر ٹھنڈا تھا کہ حیدر کو خون رگوں میں جمتا ہوا محسوس ہوا۔ پانی کی تیز روانی۔ ماحول کی ویرانی اور شدید سردی نے اس کے قویٰ مضمحل کر کے رکھ دیئے۔

لیکن حیدر نے پوری قوت سے پانی کا مقابلہ کیا۔ ہوش و حواس کو قائم رکھا۔ اور ہمت کر کے ندی کے پار آ گیا۔ ایک گہرا سانس لے کر اس نے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے ملا۔ اور تار کی تلاش میں روانہ ہو گیا۔ جیبی ٹارچ کی مدد سے نقشہ دیکھتے ہوئے ندی سے شمال کی طرف ٹھیک ۳۰۰ فٹ پر اس کے ہاتھ تار سے جا چھوئے۔ تار کو پکڑ کر اس نے پھر مشرق کی طرف چلنا شروع کیا۔ (باقی صفحہ ۳۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

رسالہ تشحیذ الاذہان کی گرانقدر اعانت

یہ خبر تشحیذی بچے خوشی سے سنیں گے کہ جماعت احمدیہ کلکتہ کے مخیر بزرگ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی نے مبلغ پچاس روپے بطور اعانت تشحیذ کو عطا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

اس رقم میں سے پینتالیس روپے ایسے مستحق بچوں کے نام ایک سال کے واسطے پرچہ جاری کرنے کے لئے مخصوص ہوں گے۔ جو چندہ کی نصف رقم یعنی اڑھائی روپے خود ادا کریں۔ گویا اٹھارہ مستحق بچے اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ جو بچے اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائدین کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔

محترم سیٹھ صاحب موصوف کی یہ اعانت تشحیذ کی گرانقدر مالی امداد ہے جو جماعت کے دیگر مخیر اور صاحب دل احباب کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ ہے۔ اس اعانت کیلئے ہم تہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(مینیجر تشحیذ الاذہان)

چندہ بھیجتے یا خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر یا خط کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

(جواب صـ۶ کالم ۱)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

چوہوں کی کانفرنس!

(محترم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور)

اک تھا چوہا ڈالواں ڈول
ڈھول بجایا زور سے
ڈم۔ڈم۔ڈم اعلان کیا
"بلّی کو ہم ماریں گے"

پاس پڑا تھا اس کے ڈھول
چوہے آئے دوڑ کے
"آج سے ہوں میں شہنشاہ"
"دلّی میں جا گاڑیں گے"

"چوہو! رکھ لینا تم لاج"
"آج سے ہے بس اپنا راج"

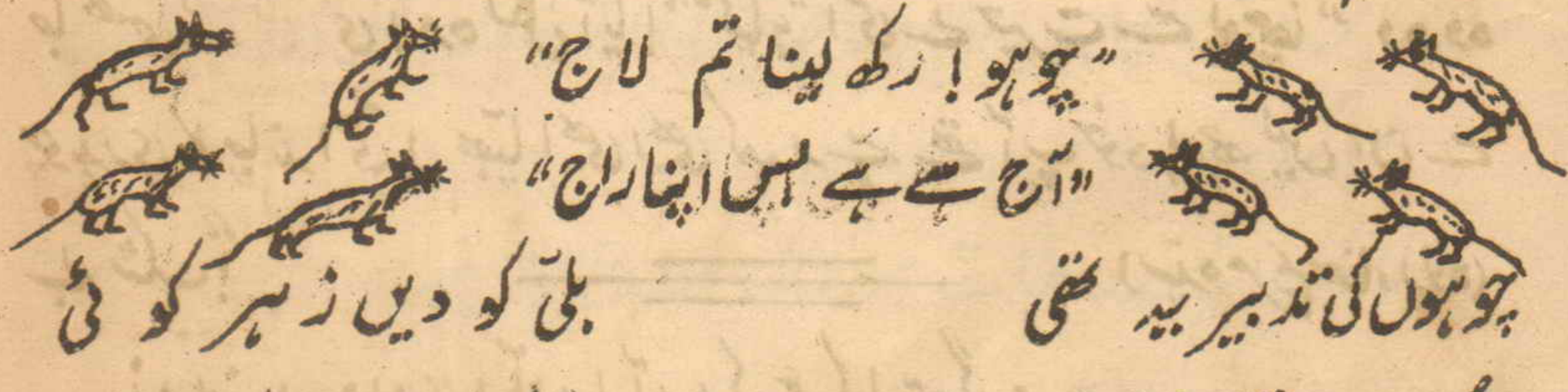

چوہوں کی تدبیر یہ تھی
دودھ بھرا تھا پیالے میں
گولی جو تھی چوہے مار
بلی کو جب بھوک لگی

بلّی کو دیں زہر کوئی
چاند ہو جیسے ہالے میں
دودھ میں ڈالی کیا تھی عار
پیالہ دیکھا تو لپکی

موت کا پیالہ رکھا تھا

غٹ غٹ اس نے دودھ پیا
پیٹ میں اس کے آگ لگی
بلّی نے دم توڑ دیا

آنکھیں بند اور لیٹ گئی
دنیا سے منہ موڑ لیا

چوہے یوں آزاد ہوئے
اچھلے کودے ناچ کئے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کچھ ہنس لیجئے

ننھی (امّی سے) امی! میں نے بھیّا کی قمیض دھوئی ہے وہ چھوٹی ہوگئی!
امّی (ہنستے ہوئے) تو بھیّا کو بھی دھو ڈالو تاکہ وہ بھی چھوٹے ہوجائیں!

بھیّا کمرے میں بیٹھے گنگنا رہے تھے۔ وہ دیکھو چودھویں کا چاند نکلا۔ ننھی قریب بیٹھی کافی دیر سُنتی رہی۔ اور پھر بھاگی بھاگی امی کے کمرے میں جا گھسی۔ "امی امی! وہ نکل آیا!" "کیا؟" امی نے حیرت سے پوچھا "وہ وہ چوہدری کا چاند امّی! بھیّا ابھی ابھی کہہ رہے تھے آپ خود پوچھ لیں ان سے بے شک!"

(سیّدہ مریم حنا، ربوہ)

زرینہ:۔ دادی اماں! آپ کی عمر کیا ہوگی؟
دادی اماں:۔ بیٹا کیا بتاؤں۔ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھی ہوں۔
زرینہ:۔ (بھولے پن سے) تو دادی اماں! آپ پاؤں اوپر کیوں نہیں اٹھا لیتیں۔

ننھا مرغی کو گرم پانی میں غوطے دے رہا تھا کہ ابّا نے اُسے دیکھ لیا۔ بولے "ننھے! مرغی کو گرم پانی میں کیوں غوطے دے رہے ہو؟" "تاکہ یہ اُبلے ہوئے انڈے دیا کرے ابّا جان!" ننھے نے جواب دیا۔

(شاہد محمود راشدی سیالکوٹ)

باپ (بیٹے سے) ننھے! اس طرح کتابیں کیوں پھاڑ رہے ہو؟

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بیٹا۔ ابا جان! پھر اور کس طرح پھاڑ دوں؟

بشیر (دھوبی سے) ایک تو تم نے قمیض گم کر دی۔ پھر دھلائی کی اجرت مانگتے ہو

دھوبی:۔ (عاجزی سے) جناب! وہ دھونے اور استری کرنے کے بعد گم ہوئی تھی۔ (منیر احمد قمر سرگودہا)

حامد:۔ (ناصر سے) تمہیں عید پر اپنے دوست سے کیا تحفہ ملا؟

ناصر:۔ ایک رومال جو میں نے ہی پچھلی سے پچھلی عید پر اُسے دیا تھا۔

ڈبلن میں کرکٹ کا ایک میچ ہو رہا تھا۔ بیس ہزار تماشائی میدان کے گرد بیٹھے بڑی توجہ سے میچ دیکھ رہے تھے۔ کہ اچانک ایک کھلاڑی کی بیوی کا ٹیلیفون آیا ــــ "میرے خاوند کو جلدی سے بلا دو۔ خدا کے لئے جلدی کرو جلدی"۔ خاوند اس وقت کھیل رہا تھا۔ چنانچہ میچ رکوا کر خاوند کو ٹیلیفون کے کمرے میں بلایا گیا۔

خاوند:۔ (ریسیور اُٹھاتے ہوئے) "کیوں خیریت تو ہے؟ تمہیں سانس کیوں چڑھا ہوا ہے؟"

بیوی:۔ وہ جو تم نے صبح نہانے کے لئے میرا صابن لیا تھا۔ وہ کہاں ہے؟

(لاشدہ پروین ربوہ)

(بقیہ وہ آگ میں کود پڑا صفحہ ۲۴)

کچھ عرصہ بعد سلیم کو بکلی صحت ہو گئی۔ سلیم کو بشیر اور اس کے گھر والوں نے دعائیں دیں اور اسے اپنا بیٹا بنا کر اپنی کل جائیداد کا نصف حصہ اسے دے دیا۔

سچ ہے کہ خدا کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جاوید نے انتقام لیا!

(محمد اسماعیل خان)

"امّی! ابّا کہاں گئے ہیں؟ کب آئیں گے؟ آپ کیوں رو رہی ہیں؟" جاوید نے باہر سے آتے ہی سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔ "بیٹا! وہ باہر کسی کام کے لئے گئے ہوئے ہیں۔" جاوید کی امّی نے اس کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا "مگر امّی آپ کیوں رو رہی ہیں؟ امّی بتائیں نا ورنہ پھر میں بھی رو پڑوں گا۔ پھر ابّا آپ سے خفا ہوں گے کہیں گے میرا بچہ کیوں رو رہا ہے۔"

جاوید کی باتیں سُن کر اس کی امّی سے برداشت نہ ہو سکا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ وہ دس سال کے اس معصوم بچے کو کس طرح سمجھاتیں کہ اُسکے ابّا کو محض احمدیت کی وجہ سے شہید کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ جس مہدیؑ اور مسیحؑ کا انتظار ہے وہ قادیان کی مقدس بستی میں ظاہر ہو چکا ہے۔ جاوید اپنی امی کی طرف حیرت و استعجاب سے دیکھ رہا تھا۔ قریب تھا کہ آنسوؤں کا سیلاب اس کی آنکھوں سے اُمڈ پڑے اس کی امّی نے اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا۔

"امّی! آپ کیوں رو رہی ہیں؟" جاوید نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا "بیٹا! تمہارے ابّا بہت دُور گئے ہیں وہ کہتے تھے کہ میں اپنے جیجی کے لئے اچھی اچھی مٹھائیاں جمع کروں گا۔" "مگر امّی! ابّا پہلے بھی کئی دفعہ باہر گئے ہیں۔ آپ پہلے تو کبھی بھی ایسے نہیں روتی تھیں"۔ جاوید نے قطع کلامی کرتے ہوئے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کہا۔ سچی بات بتانے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا جاوید کی امّی نے اس کو سارا ماجرا سُنا دیا جاوید نہایت صبر و استقلال سے ساری بات سنتا رہا۔ بے ساختہ اس کے منہ سے نکل گیا۔ انتقام ..... ! انتقام ..... !!

اس واقعہ کو گیارہ سال بیت گئے جاوید ایم اے فسٹ ڈویژن میں پاس کر چکا تھا۔ اس نے اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دی اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اس نے دینی تعلیم حاصل کی۔

آخر ایک دن آیا کہ اس کے گاؤں کے تمام لوگ جمع تھے۔ عورتوں میں جاوید کی امّی اپنے لال کی سلامتی کے لئے دعائیں کر رہی تھیں۔ اُنہیں اُس وقت وہ زمانہ یاد آ رہا تھا جب اسی طرح جاوید کے ابا کی تحریک پر گاؤں کے لوگ جمع ہوئے تھے۔ جلسہ شروع ہوا۔ جاوید نے کچھ ایسے مؤثر۔ پُرنور اور پُرخلوص انداز میں احمدیت کی تبلیغ کی کہ دیکھتے دیکھتے سارا گاؤں اسلام زندہ باد ے احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔

یہ تھا اپنے ابا کی شہادت کا انتقام، جس کا جاوید نے اپنے بچپن میں عہد کیا تھا اور جسے آج اس نے پورا کر دکھایا ؛

بھلا دیکھئے تو

پچھلے شمارے میں تشحیذ کے کاتب صاحب نے صفحہ ۲۰ پر "بھلا دیکھئے تو" کے عنوان سے جو دو دلچسپ سوالات کئے تھے۔ ان کے جوابات مندرجہ ذیل ہیں۔ بعض دوستوں نے ان کے حل بھجوائے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ان میں سے کوئی ایک بھی ٹھیک نہیں نکلا ؛

پہلے سوال کا درست حل :-

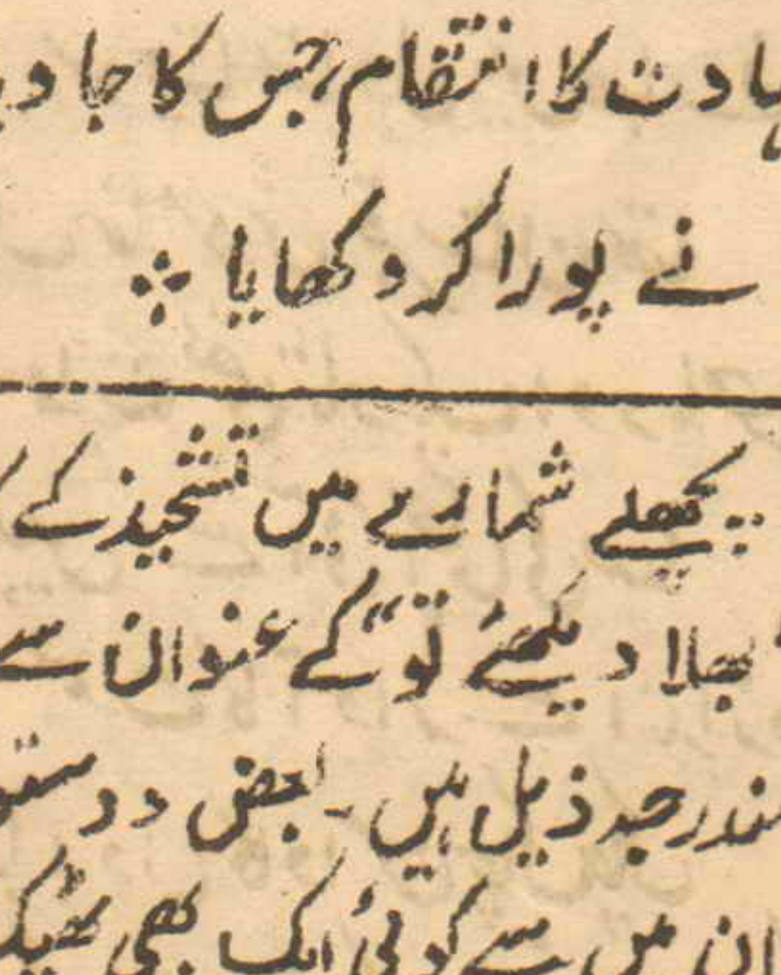

دوسرے سوال کا حل :-
ہر لڑکے کو ایک ایک دھیلہ اور دو دو پائیاں ملیں گی۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ایک بے کس بچہ!

ارشاد بشیر

سردیوں کی رات تھی اور رات ٹھٹھرائی ہوئی
جم رہا تھا جسم میں خوں، کہر تھی چھائی ہوئی
ہر طرف اک ہُو کا عالم تھا فضا سنسان تھی
عقل جانے شام سے کس سوچ میں غلطاں تھی
کونوں کھدروں دبک کر سو گئے تھے سب فقیر
ساری دنیا سو رہی تھی جاگتا تھا اِک بشیر
گرم کپڑوں میں لپٹ لپٹا کے باہر چل دیا
دل میں جانے کیا سمائی، لب پہ تھا نام خدا
جا رہا تھا میں اِسی عالم میں بے سدھ بے خیال
رہ گئے یکبار سارے ٹوٹ کر سوچوں کے جال
میں ٹھٹھک کر رُک گیا ماحول پر ڈالی نظر
سوچتا تھا دل میں جانے آگیا ہوں میں کدھر
شہر سے باہر یہ اک خاموش قبرستان تھا
رات تھی تاریک اور ماحول سب ویران تھا
میرے کانوں میں کہیں سے آئی ہچکی کی صدا
سمت کا آواز سے اندازہ کر کے چل دیا
میں نے کیا دیکھا خدایا! دل کا دامن چاک چاک
کس قدر غمناک نظارہ تھا کتنا ہولناک
ایک ننھی جان سہمی اور گھبرائی ہوئی
اک لحد کے ساتھ بیٹھی سمٹی سمٹائی ہوئی
دونوں بازو موڑ کر سینے سے چمٹائے ہوئے
نیلگوں ہونٹوں کو بھینچے سر کو نیہوڑائے ہوئے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جسم پر کپڑا نہ جوتا پاؤں میں حالِ تباہ
سات سالہ ایک بچہ اور اِس حالت میں آہ

ہمنشیں ہمت پوچھ مجھ سے اس گھڑی کا ماجرا
مَیں نے جب پوچھا "بتاؤ کون ہو؟" وہ رو دیا

چند موتی کے سے آنسو اُس کی آنکھوں سے بہے
تھی کہاں طاقت کہ غم کا ماجرا مجھ سے کہے

میں نے جب اس کو تسلّی دی سہارا مل گیا
اپنی اُنگلی سے اشارہ کر کے یوں گویا ہوا

"یہ مری ماں کی لحد ہے یہ ہے ابّا کا مزار
اس بھری دنیا میں ہائے! کون ہے اب غم گسار

ماں کے پاس آیا تھا روتا، وہ نہیں دیتی جواب
میرے ابّا کا گراں تر ہے مرے نالوں سے خواب"

اُس کی افسردہ صدا سب راز مجھ سے کہہ گئی
ہچکیوں میں ڈوب کر اُبھری اُبھر کر رہ گئی

یہ کسی ماں کا دلارا تھا کسی دل کا سرور
دانت اب بجتے تھے جس کے، تھا کبھی آنکھوں کا نور

دل مرا لرزا، جگر کانپا، زباں تھرّا گئی
ایک بے خود سنسنی سی جسم میں لہرا گئی

آہ! ہم کس درجہ غافل، بے خبر، نادان ہیں
خاک میں رُلتے ہیں موتی اور ہم انجان ہیں

کانپتے اور کپکپاتے جسم کو خود سے لگا
مَیں بڑی تیزی سے اپنے گھر کی جانب چل دیا

وہ مرے گھر میں رہا یوں جیسے بیگانہ نہ تھا
تم مجھے کہتے تھے دیوانہ، مَیں دیوانہ نہ تھا!

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

دعا کی ایک کرشمہ

دو پاؤنڈ کی ضرورت

(مرسلہ امۃ الشکور کشور)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے فرمایا کہ "جب میں ہندوستان سے انگلینڈ کے لئے روانہ ہوا تو پاسپورٹ کی رُو سے راستہ میں فرانس نہیں اُتر سکتا تھا۔ لیکن میرا دل بڑا چاہتا تھا کہ فرانس اتروں اس کا ذکر میں نے افسر جہاز سے کیا۔ اس نے کہا کہ تم فرانس میں صرف اس صورت میں اتر سکتے ہو۔ جب تمہارے پاس اتنا خرچ ہو۔ جب میں نے اپنے سرمایہ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ جس قدر کپتان کہتا ہے کہ خرچ ہوگا میرے پاس اس سے دو پونڈ کم تھے۔ میں نے سوچا کسی سے یہ رقم قرض لے لوں۔ مگر جہاز میں میرا کوئی بھی شناسا نہ تھا۔ کس سے لیتا۔ آخر جب بالکل مایوس ہو گیا تو میں نے دعا کی کہ اے زمین اور آسمان کے مالک! اے خشکی اور تری کے خالق! تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور تجھے ہر قسم کی قدرت اور طاقت حاصل ہے۔ تو جانتا ہے کہ مجھے اس وقت دو پونڈ کی ضرورت ہے۔ پس تو مجھے یہ دو پونڈ دیدے۔ خواہ آسمان سے گرا یا سمندر سے نکال مگر دے ضرور۔ میں نے بہت ہی الحاح اور زاری کے ساتھ خدا سے دعا مانگی۔ اور دعا مانگنے کے بعد مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ مجھے دو پونڈ ضرور مل جائیں گے۔ مگر میری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ بالکل اجنبی جگہ اور بالکل اجنبی آدمیوں میں یہ دو پاؤنڈ کس طرح ملیں گے۔ جنگ یورپ کا زمانہ تھا۔ جہاز چلتے چلتے یکدم ایک ایسی جگہ ٹھہر گیا۔ جہاں پہلے کبھی نہیں ٹھہرا تھا۔ میں نے اس خیال

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

سے کہ جنگ کا زمانہ ہے ممکن ہے اس جگہ ہمارے کچھ اعزہ دوست ہوں۔ کپتان جہاز سے کہا کہ مجھے خشکی پر جانے کی اجازت دیں۔ لیکن اس نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا آپ یہاں ہرگز نہیں اتر سکتے۔ ہم تو ویسے ہی یہاں محض سمندر کی حالت معلوم کرنے کے لئے اتفاقاً کھڑے ہو گئے ہیں۔ ورنہ اس سے پہلے یہاں آج تک کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔

تھوڑی دیر میں میں نے دیکھا کہ ایک کشتی جہاز کی طرف آ رہی ہے۔ میں نے کپتان سے کہا کہ کشتی یہاں کیوں آ رہی ہے۔ جب یہاں اترنے کی اجازت نہیں؟ کپتان نے کہا مجھے پتہ نہیں کیوں آ رہی ہے۔ پاس آئے تو حالات کا علم ہو۔ ..... جب کشتی جہاز کے قریب آئی۔ تو میں نے پہچانا کہ اس میں ہمارے بھائی حاجی عبدالکریم صاحب تھے۔ انہوں نے کسی طرح سن لیا تھا کہ میں فلاں جہاز سے انگلستان جا رہا ہوں۔ اور فلاں وقت جہاز یہاں سے گزرے گا۔ ان کو معلوم تھا کہ جہاز یہاں نہیں ٹھہرے گا۔ پھر بھی وہ ساحل پر آ گئے تھے۔ لیکن جب جہاز جزیرہ کے سامنے آکر اچانک ٹھہر گیا تو وہ فوراً کشتی لے کر جہاز کے پاس آ گئے۔ کپتان نے ان کو دریافتِ حال کے لئے اوپر آنے کی اجازت دی۔ خیر وہ مجھ سے ملے اور ادھر ادھر کی باتوں کے بعد جب رخصت ہونے لگے تو یہ کہہ کر دو پونڈ میری جیب میں ڈال دیئے کہ "مجھے کچھ مٹھائی آپ کیلئے ساتھ لانی چاہیئے تھی۔ مگر مجھے تو اس کا وہم بھی نہ تھا۔ کہ جہاز ٹھہر جائیگا اور میں آپ سے مل سکوں گا۔ اس لئے یہ دو پونڈ مٹھائی کے ہیں۔ رکھ لیں"۔ فی الحقیقت دعا ایک بڑی ہی عجیب و غریب چیز ہے۔ جو ہر مشکل موقع پر کام آتی ہے۔

(ماخوذ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

لطیف احمد عارف
ربوہ

چاند روشن چمکتا ستارا رہے
سب سے اونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے

جھنڈے کی اہمیت

قومی جھنڈا ملک کی عزت اور وقار کا نشان ہوتا ہے۔ ہر ایک شہری اسے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہے۔

وجہ تسمیہ

ہمارا جھنڈا ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو پارلیمنٹ کے ایک ریزولیوشن کے ذریعے معرض وجود میں آیا۔ چونکہ مسلم لیگ کی جدوجہد سے پاکستان معرض وجود میں آیا تھا۔ لہٰذا اس کو وہی رنگ دیا گیا جو مسلم لیگ کے جھنڈے کا رنگ تھا۔ دوسری اقلیتوں کی وجہ سے اس میں سفید پٹی کا نشان رکھا گیا تاکہ ان کی بھی نمائندگی ہو۔ ہلال اور ستارا صدیوں سے اسلامی جھنڈے کا نشان رہا ہے۔ دراصل چاند ترقی کا نشان ہے اور پانچ کرنوں والا ستارا پانچ ارکان اسلام کو ظاہر کرتا ہے۔

پاکستانی جھنڈے کی بناوٹ

جھنڈے کے طول و عرض میں ۲ : ۳ کی نسبت ہونی چاہیئے۔ یعنی اگر اس کا عرض ۲۰ گز ہو تو طول ۳۰ گز ہونا چاہیئے گویا لمبائی چوڑائی سے ڈیوڑھی ہو۔ اور سفید حصہ لمبائی کا چوتھائی اور بڑا حصہ تین چوتھائی کے برابر ہو۔ بڑے حصے کو سبز رنگ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

میں رنگا جائے اور چھوٹا حصہ ویسے ہی رہنے دیا جائے۔ سبز حصے کے عین وسط میں ہلال اور ستارہ چسپاں کیا جائے۔ یہ پاکستانی جھنڈا بن جائے گا۔ جھنڈا اس طریق پر بنایا جائے درست ہوگا ورنہ غلط!

مختلف جھنڈوں کے سائز

۱۔ کار کا جھنڈا:۔ ۸" لمبا اور ۱۲" چوڑا ہونا چاہیئے۔

۲۔ عمارت کا جھنڈا:۔ ۴ فٹ لمبا اور ۳ فٹ چوڑا ہونا چاہیئے۔

۳۔ بڑے بانس پر جو تقریباً ۳۰ فٹ لمبا لہرانا مقصود ہو تو جھنڈا چھ فٹ ہونا چاہیئے۔

۴۔ کسی تقریب پر یا بہت بڑے اجتماع پر جو جھنڈا لہرایا جائے وہ ۲۱ فٹ سے کم نہ ہو۔

جلوس میں چلتے وقت اسے دائیں ہاتھ میں سیدھا اٹھائے رکھنا چاہیئے۔

جھنڈے کے آداب

۱۔ جھنڈا لہرانے کا اختیار ہر کسی کو نہیں ہے۔ اس کے لہرانے کا اختیار صرف افسران اور جھنڈے کے متعلق سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگوں کو ہے۔

۲۔ جھنڈے پر تاریکی نہیں آنے دینی چاہیئے۔ رات کے وقت جھنڈا لہرانا مناسب نہیں۔ لہٰذا طلوع آفتاب کے بعد لہرایا جائے۔ اور غروب آفتاب سے پہلے اتار لیا جائے۔

۳۔ ہمیشہ چوٹی پہ لہرایا جائے۔

۴۔ لہراتے وقت یا اتارتے وقت جھنڈا زمین کے ساتھ چھونے نہ پائے اور نہ کوئی ایسی حرکت کی جائے جس سے اس کی بے حرمتی ہو۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

۵- اگر جھنڈا پرانا ہو جائے یا استعمال کے قابل نہ رہے۔ تو اس کو جلا دیا جائے۔ یا زمین میں دبا دیا جائے۔ جھاڑن وغیرہ کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔

۶- پاکستانی جھنڈے کے عین اوپر یا نیچے کوئی اور جھنڈا نہ لہرایا جائے

۷- اتارنے کے بعد جھنڈے کو تہ کر کے رکھا جائے۔

۸- جب جھنڈے کو لہرایا جائے یا اتارا جائے تو سب لوگوں کو اس کی طرف منہ کر کے باادب کھڑے ہونا چاہیئے۔

حاصلِ مطالعہ

(زین العابدین ایڈیٹر قادیان)

۱- جو شخص کسی اہم معاملہ کے لئے جان جوکھوں میں ڈالتا ہے وہ ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔

۲- انسان کی قدر و منزلت اس کے مرنے کے بعد ہوتی ہے۔

۳- قناعت فطرتی دولت ہے اور عیش و عشرت بناوٹی عزت۔

۴- قابلیت جو انسان خود بخود پیدا کرتا ہے وہی سب سے قیمتی چیز ہے۔

۵- ہر دن اس طرح بسر کرو گویا کہ وہ تمہاری زندگی کا آخری وقت ہے۔

۶- رنج کے بعد خوشی بھلی معلوم ہوتی ہے۔

۷- خطا سے درگزر کرنا بہادر کا شیوہ ہے۔

۸- امن کا نتیجہ ہمیشہ اچھا ہوتا ہے۔ اور لڑائی کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مطالبات تحریک جدید پر انعام

تشحیذی بچوں کو معلوم ہوگا کہ تحریک جدید کی بنیاد ۱۹۳۴ء میں رکھی گئی تھی۔ اس موقعہ پر ہمارے محبوب امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جملہ احباب جماعت سے (خواہ مرد ہوں یا عورت بچے ہوں یا بوڑھے) تائیں مطالبات کئے تھے۔ جو بچے ہمیں یکم ستمبر ۵۸ء تک ان مطالبات میں سے کم از کم پانچ مطالبات صحیح لکھ کر بھجوائیں گے اور یقین دلائیں گے کہ ان میں سے کم از کم تین مطالبات پر وہ خود عمل کر رہے ہیں ان کو تحریک جدید کی شائع کردہ کتاب

"اشاعت اسلام اور ہماری ذمہ داریاں"

انشاء اللہ تعالےٰ بطور انعام بھجوائی جائے گی ۔۔۔ بچوں کی ایسی تحریر پر کسی بڑے کی تصدیق ضروری ہوگی۔

خاکسار:۔ شبیر احمد۔ مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

شرائط بیعت حفظ کرنے والے بچوں کی تعداد خطوط کے لحاظ سے آٹھ بنتی ہے۔ ماہ جولائی کے تشحیذ میں پانچ بچوں کے نام درج ہیں۔ باقی بچوں کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) مطیع الرحمان ابن جناب چوہدری غلام قادر صاحب (سندھ) (۲) مجیب احمد ابن جناب ایم فضل کریم صاحب راولپنڈی (۳) سعید احمد ابن جناب ممتری تاج الدین صاحب راولپنڈی

ان اطفال کے نام انشاء اللہ جلد ہی تعلیم الہدیٰ کا ایک ایک نسخہ بھجوا دیا جائیگا۔

مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

محنت

لطف الرحمٰن نازؔ ربوہ

کسی کام کی جب عزیمت کرو — تو لازم ہے تم پر کہ محنت کرو
نہ ہوگا کوئی کام محنت بغیر — نہ پاؤ گے تم نام محنت بغیر
ترقی کا گویا ہے زینہ یہی — کنارے لگائے سفینہ یہی
نہیں کوئی دنیا میں ایسی مثال — کہ محنت کے بن کوئی پائے کمال
زراعت ہو صنعت ہو یا نوکری — ہے محنت کی ہر شے میں جلوہ گری
غنی ہو کوئی یا کہ نادار ہو — وہ محنت سے ہی سب کا سردار ہو
جو محنت نہ ہو علم حاصل نہ ہو — جو ہو جائے حاصل تو کامل نہ ہو
ہے دنیا میں آتی جو رونق نظر — یہ محنت کا پھل ہی تو ہے سربسر
زمیندار محنت سے گر جی چرائے — تو دانے وہ گھر میں بھلا کیسے لائے
جو تاجر نہ محنت سے ہو ہم کنار — وہ گھاٹے کا منہ دیکھے گا بار بار
جو دھر ہاتھ پہ ہاتھ بیٹھے ہیں — تکالیف ہی وہ ہمیشہ سہیں
یہ پھل پھول اور کشت و گلزار سب — ہوئی ہے جو محنت نظر آئے تب
سو بچو! نہ محنت سے تم جی چراؤ — اگر چاہتے ہو کہ تم نام پاؤ
عزیزوں کی آنکھوں کا تارا بنو — جو بے کس ہیں ان کا سہارا بنو
خدا نازؔ کو اس کی توفیق دے — کہ جو کچھ کہے تم کو خود بھی کرے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

وہ آگ میں کود پڑا!

(رضیہ بیگم قادیان)

رات ہو چکی تھی شفق کی نصف زائل شدہ روشنی جھونپڑی کے ایک حصہ پر پڑ رہی تھی۔ جھونپڑی میں ایک بیوہ عورت اپنی زندگی جوں توں بسر کر رہی تھی اس کا ایک لڑکا تھا جو اسے بہت پیارا تھا۔ ہر طرف ہُو کا عالم تھا۔ جھونپڑی میں مٹی کا ایک چراغ ٹمٹما رہا تھا معصوم بچہ سو رہا تھا اور غمزدہ ماں اس کے قریب بیٹھی تھی۔ اس کے چہرے سے مایوسی اور بیکسی کے آثار نمایاں تھے۔ کبھی وہ مسکراتی اور کبھی آنسو بہاتی اتنے میں ہوا کا ایک جھونکا آیا اور ٹمٹماتا ہوا چراغ گل ہو گیا۔ عورت اٹھی اور چراغ کو روشن کرنے کے لئے اپنے ہمسایہ بشیر کے ہاں چلی گئی۔ چراغ روشن کر کے واپس آ رہی تھی کہ پھر تیز ہوا آئی اور چراغ گل ہو گیا۔ اب وہ تیسری دفعہ چراغ جلانے ہمسائے کے گھر گئی۔ تو بشیر کو جو ایک بڑے مکان کا مالک اور دولت مند انسان تھا۔ کچھ شبہ سا ہوا اور اس کے پیچھے پیچھے چپکے سے جھونپڑی کے قریب آ کر چھپ رہا۔ اسی اثنا میں وہ معصوم بچہ سلیم جو سو رہا تھا۔ بیدار ہوا اور ماں سے کھانا مانگنے لگا۔ ماں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس نے بھرائی ہوئی آواز میں چولہے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس پہ پانی سے بھری ہوئی دیگچی رکھی ہوئی تھی کہا "بیٹے! گھبراؤ نہیں کھانا پک رہا ہے۔ تم سو جاؤ جب پک جائے گا تو میں تمہیں جگا کر کھلا دوں گی"۔ معصوم بچے نے ایک سرد آہ کھینچی اور کہا "امی جان!

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کل رات بھی آپ نے مجھے یہی کہہ کر سلا دیا تھا۔ اب تو شدید بھوک مجھے ستا رہی ہے خدارا کچا پکا جیسا بھی ہے مجھے دیدو" غمزدہ ماں نے مامتا کے زیر اثر اپنے ننھے سلیم کو گود میں اٹھا لیا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔ "بیٹا! صبر سے کام لو۔" بشیر نے یہ الفاظ سنے تو اس کے بدن پر لرزہ طاری ہوگیا۔ اور وہ دوڑا دوڑا اپنے گھر سے کھانے کا ایک طشت اور اشرفیوں کی ایک تھیلی لے آیا اور بیوہ کی نذر کیا اس نیک دل خاتون نے کھانا تو رکھ لیا۔ مگر اشرفیوں کی تھیلی واپس کر دی ماں اور بچے نے کھانا کھایا اور اپنے ذمہ لے لی اور اس نیک دل عورت کی خدمت کرنے لگا۔ دن پر دن گزرتے گئے حتیٰ کہ یتیم سلیم عالم شباب کو پہنچا ایک شب جبکہ ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی اور ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ اچانک بشیر کے مکان میں آگ لگ گئی۔ گھر والے بے خبر سو رہے تھے۔ آگ بھڑکی تو محلہ والوں کے شور سے گھر والے بیدار ہوئے مگر اس وقت تک آگ مکان کے بالائی حصہ تک پہنچ چکی تھی۔ سلیم کی ماں نے سلیم کو جگایا۔ وہ گھبرا کر اٹھا۔ مکان سے باہر آیا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ بشیر کا گھر جو کبھی بجلی کی روشنی سے بقعۂ نور بنا رہتا تھا۔ اب سر بفلک شعلوں سے جل کر دھڑا دھڑ گر رہا ہے۔ اچانک ایک دردناک چیخ کی آواز آئی۔ سلیم بشیر کی آواز کو پہچان گیا اور لوگوں کی بھیڑ کو چیرتا ہوا بوڑھے بشیر کے پاس پہنچا جو کہہ رہا تھا کون ایسا دردمند ہے جو میرے معصوم بچے کی جان بچا سکے؟ سلیم اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے آگ میں کود پڑا اور بشیر کے چھوٹے بچے کو آگ سے بچا لایا۔ سلیم کا جسم جل چکا تھا۔ اور بے ہوشی اس پر طاری تھی۔ بشیر نے بے ہوش سلیم کو چارپائی پائی پر لٹا دیا اور اس کے علاج میں مصروف ہوگیا۔ (باقی صـ۲۱ پر)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پھیلیاں

اگر یہ نہ بوجھیں تو کچھ نہ بوجھا

(سلمان مسعود)

(۱)

کالے کالے پَر پھیلائے　　دھوپ میں سر پہ اُڑتی جائے
گرمی گرمی دیکھ لو اُس کو　　جاڑے میں وہ نظر نہ آئے

(۲)

بنا ہے سُفید ایک چھوٹا سا گھر
نہ ہے اس میں کھڑکی نہ ہے کوئی در
چھپی اس میں سونے کی ہے اک ڈلی
نہیں اس میں جا سکتا کوئی بشر

(۳)

کھُر کھُر، کھُر کھُر کرتا ہے　　گھاس میں رُک رُک چلتا ہے
زد میں جو بھی آتا ہے　　جان سے اپنی جاتا ہے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

یہ ہیں اصل جواب!

گذشتہ پرچہ میں سلمان مسعود صاحب نے جو پہیلیاں پوچھیں تھیں۔ ان کے اصل جواب یہ ہیں۔

پہلی پہیلی کا جواب (آلو بخارا)

(یاد رہے بخارا ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے)

دوسری پہیلی کا جواب (کاغذ)

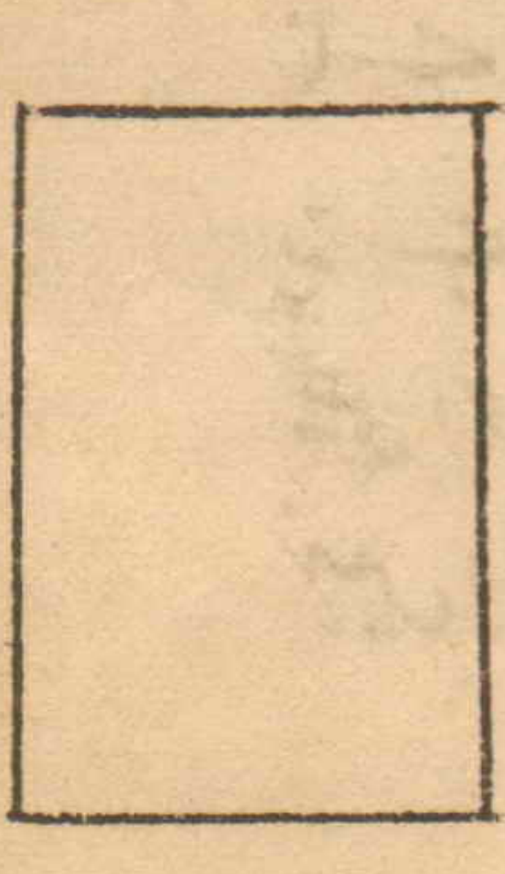

تیسری پہیلی کا جواب (تارے)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اِتنی مشکل تو نہ تھیں

گذشتہ پرچہ کی پہیلیاں اتنی مشکل تو نہ تھیں کہ آپ بچے بوجھ ہی نہ سکتے۔ آپ میں سے بہت سے بچوں نے بوجھی تو ہیں۔ مگر ایک بچہ بھی ایسا نہیں کہ جس کے تینوں پہیلیوں کے جواب صحیح ہوں۔ بہرحال آپ سب کی کوشش قابلِ داد ہے۔ پہیلیاں بُوجھتے بُوجھتے ایک دن وہ بھی آئے گا۔ کہ آپ میں سے ہر بچہ اگر چاہے گا تو اسی طرح خود پہیلیاں بنا سکے گا۔ ہاں تو صحیح حل بتانے والے بچوں اور بچیوں کے نام یہ ہیں۔

دو پہیلیوں کا صحیح حل بتانیوالے

ملک مسعود احمد لاہور شمیم اختر اور مبارک احمد گنج مغلپورہ، ظفر محمود راولپنڈی، محمد سلمان اختر سرگودہا۔ افضال احمد منیر ڈگری ضلع تھرپارکر۔ مسرت اسلام کراچی، امیر احمد سیدار شد احمد شمیم ابنِ عطاء چوہدری اور مرزا محمد لقمان ربوہ

ایک پہیلی کا صحیح حل بتانے والے

نور الدین غالب، محی الدین، شاہناز خاتون، شاہدہ خاتون عابدہ خاتون اور بشریٰ خاتون کلکتہ۔ امتہ الکریم بقاپوری کراچی، ملک منیر احمد مہتاب، ملک نصیر احمد تبسم اور بشریٰ شاہین ملتان، سلیم الدین اسلم دنیاپور، محمد شریف بدوملہی امتہ الحی المکرم فرخ منٹگمری۔ رشید الدین انور کسووال، امتہ النصیر ملک چیچہ وطنی، نصیر احمد شہناز جڑانوالہ، طاہر عمر گجرات ذکیہ قزوین قمر سرگودہا، ناصر احمد صدیقی میانی ضلع سرگودہا، حمیدہ بیگم اور رشیدہ بیگم ہلالپور، عبدالعزیز خاں اور عبدالستار خان خوشاب، امتہ الودود اور ممتاز بیگم لاہور، محمود احمد انور بنی سرروڈ۔ محمد احمد قمر سیمرپور خاص، انوار احمد پشاور فیض محمد خاں آف ڈوبی ضلع مردان حکیم فیضی، ذبیح اللہ، نصیر محمود ربوہ۔ بشریٰ ناہید۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اطفال کا سالانہ اجتماع

۲۴، ۲۵، ۲۶ اکتوبر ۵۸ء

خود بھی آؤ ——— اپنے دوستوں کو بھی لاؤ

پہاڑی کے دامن میں ہموار وادی دور تک خیموں سے سج جاتی ہے۔ خدام کے مقام اجتماع سے ملا ہوا مغرب کی طرف اطفال کا مقام اجتماع دو طرف سے پہاڑیوں میں گھرا ہوا ہوتا ہے۔ بچے اپنے ہاتھوں سے لگائے ہوئے خیموں میں رہتے ہیں۔ رات دن وہ یہیں سوتے ہیں۔ یہیں کھیلتے ہیں۔ یہیں کھاتے پیتے ہیں۔ اور یہیں رہتے ہیں۔ مختلف قسم کی دوڑوں، چھلانگوں، میرو ڈبہ، کبڈی، فٹ بال، پیغام رسانی، جھنڈا جنگ کے کھیل کھیلتے ہیں۔ خوش الحانی سے نظمیں پڑھنے، تلاوت کرنے، اذان دینے، حفظِ قرآن، مطالعہ کتب سلسلہ، بیت بازی، مضمون نویسی تقریر، عام معلومات، مشاہدہ و معائنہ اور پرچۂ ذہانت کے مقابلوں میں شامل ہوتے ہیں۔ فارغ اوقات میں سٹیج سے لاؤڈ سپیکر پر اچھی اچھی اور میٹھی میٹھی نظمیں سنتے ہیں۔ اجتماع ختم ہونے سے پہلے رنگ برنگے پیکٹوں میں لپٹے ہوئے اچھے اچھے انعام انہیں ملتے ہیں۔ گھر جا کر آباء امی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اور بھائی بہنوں کو دکھاتے ہیں۔ تو وہ بھی شاد شاد ہو جاتے ہیں۔ یہاں صرف بچے ہی بچے ہوتے ہیں۔ دُور دُور سے آئے ہوئے بچے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ واقفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر ان میں دوستی اور محبت بڑھتی ہے۔

کون بچہ ہوگا۔ جسے ایسی دلچسپ جگہ آنے، رہنے، اور مقابلوں میں شامل ہو کر انعام لینے کا شوق نہ ہو؟

آج ہی پختہ ارادہ کر لو۔ اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو بھی تیار کرو۔ کیوں کہ تمہارا اجتماع اب زیادہ دُور نہیں رہ گیا۔ اکتوبر کی ۲۴، ۲۵، ۲۶ تاریخ کو ربوہ میں یہ اجتماع ہوگا۔ مقابلوں کیلئے تیاری ابھی سے شروع کر دو۔

ہاں بھئی ایک بات رہ گئی۔ آتے ہوئے اپنے خیمے کے لئے چار لاٹھیاں، چار کھیس (چادریں) سوتی ڈوریوں کے گچھے، سوئی دھاگہ اور کم از کم آٹھ کھونٹے لانا ہرگز نہ بھولنا اپنے سونے کے لئے موزوں بستر اور اپنے کھانے کیلئے پلیٹ اور گلاس بھی ضرور لیتے آنا۔

ضرور آ رہے ہو نا؟

(بقیہ وطن کی خاطر ص ۱۷)

بیس ۲۰ تیس ۳۰ قدم پر اُسے ہاتھ میں تار کا ٹوٹا ہوا سرا ہاتھ آگیا۔ دوسرے سرے کو درخت پر سے اُتار کر اسے مضبوطی سے جوڑا۔ اور اُسی راستے سے واپس آگیا۔

(باقی آئندہ شمارے میں)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مجالس اطفال الاحمدیہ کی مساعی

ماہ جون کی رپورٹ

(مرتبہ مکرم منیر الدین احمدؐ صاحب بی اے نائب مہتمم اطفال)

آئندہ ہر ماہ مجالس اطفال کی رپورٹ کا خلاصہ تشحیذ میں شائع ہوا کرے گا۔ تمام مجالس کو باقاعدگی سے اپنی رپورٹیں مرکز میں ارسال کرنی چاہئیں۔ نمایاں کام کرنے والی مجالس کا انشاء اللہ خاص طور پر ذکر کیا جایا کرے گا۔ رپورٹوں میں رسالہ تشحیذ کی توسیع اشاعت کے لئے مساعی کا ضرور ذکر ہونا چاہیئے۔

(ادارہ)

کرنڈی اطفال کا اجلاس ہوا۔ تلاوت نظم و تقاریر کا موقعہ دیا گیا

لاہور ۱۰ حلقہ جات میں اطفال کی تنظیم ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں آٹھ حلقہ جات میں اطفال کے بیس اجلاس ہوئے۔ اطفال نے تقاریر تلاوت و نظم وغیرہ میں حصہ لیا۔ "اسلام کی پہلی کتاب" کے امتحان کی تیاری کرائی گئی۔ بعض حلقہ جات میں اطفال کے مقابلے کرائے گئے۔ نمازوں میں شریک ہوتے رہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اطفال خدام کے ساتھ وقار عمل میں باقاعدہ حصہ لیتے رہے۔ عید کے موقعہ پر حلقہ سلطان پورہ کے اطفال نے اپنے حلقہ کی مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کیا۔ کھیلیں کرائی گئیں۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اور حوصلہ افزائی کے لئے ۵ بچوں کو انعامات دیئے گئے۔

کوئٹہ ایک حلقہ میں اطفال کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں تقریباً ۲۵ بچے شامل ہوئے۔ قائد صاحب نے اطفال سے سادہ نماز و مترجم قرآن کریم و دعائے مسنونہ سُنیں۔ اور ۵ روپے انعام دیا۔ باقاعدہ چندہ وصول کیا جاتا ہے۔ حلقہ اسلام آباد میں اطفال مغرب کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ نماز کے بعد انہیں نماز و دعائیں یاد کروائی جاتی ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اطفال کو "اسلام کی پہلی کتاب" کے امتحان کی تیاری کروائی گئی۔ اطفال خدام کے ساتھ وقار عمل میں بھی حصّہ لیتے رہے۔

کیمبل پور اطفال سے چندہ باقاعدہ وصول کیا گیا۔ خدام کے ساتھ مل کر دریاں چادریں اور پنکھے گھروں سے لا کر مسجد میں رکھے۔

راولپنڈی بچوں کے تین اجلاس ہوئے۔ تلاوت، نظم اور تقاریر کی مشق کرائی گئی۔ خدام کے اجلاس میں بھی بچوں نے شرکت کی۔ "اسلام کی پہلی کتاب" پڑھائی گئی۔ احساس ذمہ داری۔ جھوٹ سے پرہیز، وقت کی پابندی۔ عہد کی پابندی مجلسی کاموں میں دلچسپی لینے کی تلقین کی گئی۔ چندہ باقاعدہ وصول کیا گیا۔

(مرتبہ نائب مہتمم اطفال)

اگر آپ کو کسی ماہ تشحیذ کا پرچہ نہ ملے تو زیادہ سے زیادہ ۲۵ تاریخ تک ضرور اطلاع دے دیا کریں۔ (منیجر)

تشحیذ الاذہان یکم و ۱۵ اگست ۱۹۵۸ء رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۸۰

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مضمون نگار بچوں کیلئے

۱۔ اچھی اچھی مفید اور سبق آموز کہانیاں آسان اور دلچسپ نظمیں۔ مضامین۔ لطیفے اور پہیلیاں اپنے پیارے رسالہ تشحیذ کے لئے لکھنے کی کوشش کیا کرو۔

۲۔ جو کچھ لکھا کرو۔ اسے ہر ماہ کی یکم تاریخ تک ضرور ایڈیٹر تشحیذ کے نام بھیج دیا کرو۔

۳۔ ایک ہی ورق پر لطیفے پہیلیاں اور کہانیاں نہ لکھ دیا کرو۔ بلکہ الگ الگ کاغذ پر خوش خط الفاظ میں لکھا کرو۔ اور کاغذ کا آدھا حصہ چھوڑ کر لکھا کرو۔ تاکہ پڑھنے میں اور اصلاح کرنے میں آسانی رہے۔

۴۔ اپنے دوستوں، عزیزوں اور بزرگوں کو بھی تحریک کرو کہ وہ بھی تمہارے رسالہ کے خریدار بنیں۔ اور اس کے لئے مضامین لکھا کریں۔

۵۔ تشحیذ تمہارا اپنا رسالہ ہے۔ اسے دلچسپ بنانا تمہارا فرض ہے۔

اگر کوئی چیز کسی کتاب، رسالہ یا اخبار سے نقل کر کے بھیجو تو اس کا حوالہ ضرور دو۔

طبع کردہ تشحیذ الاذہان ربوہ سے شائع کیا